



سوال

(88) نبی کریم ﷺ کے ساتھ استغاثہ آپ کو پکارنا اور آپ پر درود پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا نبی کریم ﷺ اپنی قبر شریف میں اس طرح زندہ ہیں کہ روح عنصری جسم و بدن میں موجود ہو اور آپ کی یہ زندگی دنیوی و حسی زندگی جیسی ہو؟ یا آپ کی زندگی اعلیٰ علیین میں اخروی و برزخی زندگی ہے۔ کہ جس میں انسان مکلف نہیں ہوتا۔ جس طرح آپ نے وفات کے وقت فرمایا بھی تھا کہ (اللهم بارئین الاعلیٰ) اور اب قبر میں آپ کا جسد منور بلا روح ہے۔ جب کہ روح مبارک اعلیٰ علیین میں ہے۔ اور روح پاک کا جسم اطہر کے ساتھ اتصال روز قیامت کو ہوگا جس طرح کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ** ... سورۃ التکویر "اور جب روحوں (بدنوں سے) ملا دی جائیں گی؟"

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہمارے نبی کریم حضرت محمد ﷺ کی قبر میں برزخی زندگی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے اپنی نعمتوں کی صورت میں آپ کے اعمال صالحہ کی جو پوری پوری جزاء عطا فرمائی ہے۔ اس سے آپ مستفیض ہوتے ہیں۔ لیکن آپ کی روح مبارک جسم اطہر میں نہیں ہے۔ جس طرح دنیا میں تھی اور نہ ہی روح کا جسم اطہر سے اس طرح اتصال ہے۔ جس طرح قیامت کے دن ہوگا۔ بلکہ اس وقت آپ ﷺ کی زندگی برزخی زندگی ہے جو دنیوی زندگی اور اخروی زندگی کے درمیان کی ایک زندگی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ وفات پگنے تھے۔ جس طرح آپ ﷺ سے پہلے سابقہ تمام انبیاء کرام علیہ السلام بھی فوت ہو گئے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَمَا جَعَلْنَا لِمَشْرِئِ بْنِ قَيْلَکَ الْفُجَّاءِ مِنْ مَثَ فُھمُ الْفُجَّاءِ ... سورۃ الانبیاء ۳۴

"اور (اے پیغمبر! ﷺ) ہم نے آپ سے پہلے کسی آدمی کو بقائے دوام نہیں بخشا بھلا اگر آپ فوت ہو جائیں تو کیا یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے۔"

اور فرمایا:

كُلُّ مَنْ عَلِمَا فَا نِ ۲۶ وَ یَحِیُّ وَ یُحْیٰ وَ یُحْیٰ وَ یُحْیٰ وَ یُحْیٰ ... سورۃ الرحمن

"جو (مخلوق) زمین پر ہے۔ سب کو فنا ہونا ہے۔ اور تمہارے پروردگار ہی کی ذات (بارکات) جو صاحب جلال و عظمت ہے باقی رہے گی۔"

اور فرمایا:



"(اے پیغمبر! ﷺ) آپ بھی فوت ہو جائیں گے اور وہ بھی فوت ہو جائیں گے۔"

مذکورہ بالا اس طرح کی دیگر آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فوت کر دیا تھا۔ اور اسی وجہ سے آپ ﷺ کو صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے غسل دیا۔ جنازہ (بصورت درود شریف) پڑھا۔ اور آپ ﷺ کو روضہ اطہر میں دفن کر دیا۔ اگر آپ کی زندگی دنیاوی زندگی جیسی ہوتی تو آپ ﷺ کے ساتھ یہ معاملات نہ کئے جاتے۔ جو فوت شدہ انسانوں کے لئے مخصوص ہیں۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کی وراثت کا مطالبہ کیا کیونکہ ان کا بھی یہی اعتقاد تھا کہ آپ ﷺ وفات پلگئے ہیں۔ یہ اعتقاد رکھنے میں صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین میں سے کسی نے بھی آپ کی مخالفت نہیں کی ہاں البتہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ جواب ضرور دیا کہ حضرات انبیاء کرام علیہ السلام کی وراثت ان کے وارثوں میں تقسیم نہیں ہوتی۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین جمع ہوئے تاکہ آپ کے بعد آپ کے خلیفہ کا انتخاب کر لیں۔ چنانچہ خلیفہ اول کے طور پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کی طرف سے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ منتخب کرنا گویا ان کا اس بات پر اجماع ہے۔ کہ حضرت محمد ﷺ وفات پا چکے ہیں۔ اگر آپ کی زندگی اب بھی دنیاوی زندگی جیسی ہوتی تو حضرات صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ منتخب نہ کرتے۔

حضرت عثمان اور حضرت علی رضوان اللہ عنہم اجمعین کے دور میں اور اس سے پہلے اور اس سے بعد میں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو جن فتنوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ان مشکل حالات میں وہ کبھی بھی رسول اللہ ﷺ کی قبر شریف کی طرف نہیں گئے۔ کہ آپ سے مشورہ کریں۔ یا ان فتنوں سے مشکلات نکلنے کا طریقہ معلوم کریں۔ اگر آپ کی زندگی دنیاوی زندگی جیسی ہوتی تو ان حالات میں وہ آپ ﷺ سے ضرور مشورہ کرتے۔ کیونکہ وہ اس بات کے شدید ضرورت مند تھے۔ کہ کوئی انہیں ان مشکل حالات سے نکلنے کی سبیل بتائے یا راہ سمجھائے!۔

ھداما عنہدی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ بن باز رحمہ اللہ

جلد دوم